

صحابہ اہل سنت والجماعت کی نظر میں

<?xml encoding="UTF-8">

اہل سنت والجماعت صحابہ کی تقدیس و طہارت میں مبالغہ کرتے ہیں اور بلا استثنیٰ سب کو عادل کہتے ہیں اور اس طرح وہ عقل و نقل کے دائرہ سے نکل گئے ہیں چنانچہ وہ ہر اس شخص کی مخالفت کرتے ہیں جو کسی صحابی پر تنقید کرتا ہے یا کسی صحابی کو غیر عادل کہتا ہے، اس سلسلہ میں تمہارے سامنے ان کے کچھ اقوال پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ مفاہیم قرآن اور نبی(ص) کی صحیح سنت اور عقل و ضمیر سے ثابت شدہ چیزوں سے کتنی دور ہیں۔

شرح مسلم میں امام نووی تحریر فرماتے ہیں: بے شک صہابہ رضی اللہ عنہم سب برگزیدہ اور امت کے سردار ہیں اور اپنے بعد والوں میں سب سے افضل ہیں۔ سب عادل ہیں ایسے پیشوا ہیں جن میں کھوٹ نہیں ہے۔ ہاں بعد والوں میں کھوٹ پایا جاتا ہے اور ان کے بعد والے تو بالکل بھوسی چوکر ہیں۔ (صحیح مسلم جلد ۸، ص ۲۲)

یحیٰی ابن معین کہتے ہیں: جو شخص عثمان یا طلحہ یا رسول (ص) کے کسی بھی صحابی پر لعنت کرتا ہے وہ دجال ہے اور اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا اور اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (التہذیب ج ۱، ص ۵۰۹)

ذہبی کہتے ہیں: کسی بھی صحابی کو برا جبھلا کہنا، بڑا گناہ ہے پس جو شخص ان میں خامی نکالتا ہے یا ان پر لعنت کرتا ہے وہ دین سے خارج اور ملت اسلامیہ سے جدا ہے۔ (کتاب الکبائر للذہبی ص ۲۳۳۔ ۲۳۵) قاضی ابو یعلیٰ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کہ ابوبکر پر لعنت کرتا تھا انہوں نے کہا ایسا شخص کافر ہے، کہا گیا اس پر نماز پڑھنی چاہئیے؟ کہا نہیں۔ لوگوں نے کہا پس اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئیے۔ جبکہ وہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا تھا؟ قاضی نے کہا اسے اپنے ہاتھوں سے چھونا بھی نہیں بلکہ لکڑی سے ڈھل کر دفن کردو۔

احمد ابن حنبل کہتے ہیں: نبی(ص) کے بعد ابوبکر اور ان کے بعد عمر اور ابن خطاب کے بعد عثمان اور ابن عفان کے بعد علی(ع) امت میں سب سے افضل ہیں اور یہی خلفائے راشدین ہیں اور ان چار کے بعد رسول (ص) کے باقی صحابہ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی برائی کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ان میں نقص و عیب نکالنا جائز ہے پس اگر کوئی شخص اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو سزا دینا واجب ہے۔ اسے معاف نہ کیا جاسکتا۔ بلکہ اسے سزا دی جائے گی اور توبہ کرنے کے لئے کہا جائے گا اگر توبہ کر لیگا تو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے تو دوبارہ سزا دی جائے گی اور عمر قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ قید ہی میں مرجائے یا توبہ کر لے۔

شیخ علاء الدین طرابلسی حنفی کہتے ہیں۔ جو شخص اصحاب نبی(ص) میں سے ابوبکر، عمر، عثمان، علی(ع)، معاویہ یا عمرو بن عاص پر سب شتم کرتا ہے اور انہیں گمراہ و کافر کہتا ہے تو قتل کیا جائے گا اور اگر صرف ہر بھلا کہتا ہے تو اسے عبرت ناک سزا دی جائے گی۔

ڈاکٹر حامد حنفی داؤد اختصار کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے چند اقوال نقل کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں:

اہل سنت والجماعت تمام صحابہ کو عادل سمجھتے ہیں اور وہ سب عدالت میں مشترک ہیں اگر چہ درجات و مراتب میں مختلف ہیں، جو شخص کسی صحابی کی طرف کفر کی نسبت دیتا ہے

وہ کافر ہے اور اگر کوئی کسی صحابی کی طرف فسق کی نسبت دیتا ہے تو وہ فاسق ہے اور جس نے کسی صحابی پر اعتراض کیا گویا اس نے رسول (ص) پر اعتراض کیا۔

اور اہل سنت کے بڑے بڑے علما کا نظریہ ہے کہ حضرت علی (ع) اور معاویہ کے درمیان رونما ہونے والے حالات کا تجزیہ و تحقیق کرنا جائز نہیں ہے۔

بے شک صحابہ میں سے جس نے اجتہاد کیا اور واقعہ تک رسائی حاصل کی وہ علی (ع) اور ان کے پیروکار ہیں اور معاویہ و عائشہ سے ان کے ماننے والوں سے خطائے اجتہادی ہوئی ہے۔ اور یہ لازمی امر ہے۔ اہل سنت کی نظر میں - جہاں خطائے اجتہادی ہو وہاں خاموشی اختیار کرنا چاہئے۔ اور برائیوں کو نہیں بیان کرنا چاہئے۔ اہل سنت معاویہ پر بھی اس لئے سب و شتم کرنے سے منع کرتے ہیں کہ وہ صحابی تھا اور عائشہ کو برا کہنے والے کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں عائشہ خدیجہ کے بعد ام المؤمنین اور رسول (ص) کی چہیتی ہیں۔ اس کے علاوہ کہتے ہیں کہ ایسے معاملات کی تحقیق کرنا سزاوار نہیں ہے بلکہ انہیں خدا کی طرف لوٹا دینا چاہئیے۔ اس سلسلہ میں حسن بصری اور سعید ابن مسیب کہتے ہیں ان امور سے خدانے ہمارے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے تو ہمیں اپنی زبانوں کو پاک رکھنا چاہئیے۔

یہ تھا صحابہ کی عدالت کے متعلق اہل سنت کی راہوں کا خلاصہ۔ (کتاب الصحابہ فی نظر الشیعہ الامامیہ ص ۸-۹)

جو شخص تفصیلی طور پر صحابہ کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ اہل سنت والجماعت کی نظر میں اس اصطلاح کے کیا معنی ہیں۔ تو تحقیق سے معلوم ہوگا کہ اہلسنت و الجماعت یہ با شرف لقب و علامت ہر اس شخص کو ریتے ہیجس نے نبی (ص) کو دیکھا ہو۔

بخاری کہتے ہیں : جو بھی نبی (ص) کے ساتھ رہا یا مسلمانوں میں سے کسی نے انہیں دیکھا تو وہ رسول (ص) کا صحابی ہے۔ احمد ابن حنبل کہتے ہیں : بدری صحابی کے بعد سب سے افضل وہ شخص ہے جو ایک

سال یا ایک ماہ یا ایک روز رسول (ص) کی صحبت و خدمت میں رہا یا جس نے رسول (ص) کو دیکھا ہو اس کو اسی تناسب سے صحابی کہا جائے گا جتنی اسے صحبت نصیب ہوئی ہوگی۔ (الکفایۃ ص ۵۱ ، و کتاب تلخیص فہوم اہل الآثار)

ابن حجر کہتے ہیں: جس شخص نے بھی نبی (ص) سے کوئی حدیث یا لفظ نقل کیا ہے وہ مؤمن ہے اور صحابی ہے اور جس شخص نے حالتِ ایمان میں نبی (ص) سے ملاقات کی اور مسلمان مرا ، اور آپ (ص) کے پاس زیادہ عرصہ تک رہا ہو یا کم مدت ، آپ (ص) سے روایت کی ہو یا نہ کی ہو، کسی جنگ میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، کسی نے نبی (ص) کو دیکھا ہو لیکن آپ (ص) کی خدمت و صحبت سے فیضیاب نہ ہوا ہو اور جس نے کسی رکاوٹ کی وجہ سے آپ (ص) کی زیارت نہ کی ہو وہ صحابی ہے۔ (کتاب الاصابۃ لابن حجر جلد ۱ ص ۱۰) اکثر اہل سنت والجماعت کا یہی نظریہ ہے، ہر اس شخص کو صحابی کہتے ہیں جس نے نبی (ص) کو دیکھا ہو یا آپ (ص) کی حیات میں پیدا ہوا ہو خواہ وہ عقل و ادراک نہ رکھتا ہو، جیسا کہ ان میں سے بعض نے محمد ابن ابی بکر کو بھی صحابی قرار دیا ہے۔ جب کہ وہ رسول (ص) کی وفات کے وقت تین ماہ کے تھے۔ ابن سعد نے اپنی کتاب "طبقات" میں صحابی کو پانچ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور صحابہ مستدرک حاکم نیشاپوری نے بارہ طبقوں

میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا طبقہ : وہ لوگ جو ہجرت سے قبل مکہ میں مسلمان ہو چکے تھے جیسے خلفائے راشدین۔

دوسرا طبقہ : وہ لوگ دارالندوہ میں حاضر تھے۔

تیسرا طبقہ : جن لوگوں نے ملک حبشہ ہجرت کی تھی۔

چوتھا طبقہ : جو لوگ عقبہ اولیٰ میں حاضر تھے۔

پانچواں طبقہ : جو لوگ عقبہ ثانی میں حاضر تھے۔

چھٹا طبقہ : جن لوگوں نے رسول (ص) کی ہجرت کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

ساتھواں طبقہ : جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

آٹھواں طبقہ : جب لوگوں نے صلح حدیبیہ سے پہلے اور جنگ بدر کے بعد ہجرت کی۔

نواں طبقہ : جو لوگ بیعت رضوان میں شریک تھے۔

دسواں طبقہ : جن لوگوں نے فتح مکہ سے قبل اور صلح حدیبیہ کے بعد ہجرت کی جیسے خالد بن ولید و عمرو

ابن عاص و غیرہ۔

گیارہواں طبقہ : جن لوگوں کو نبی (ص) نے طلقاً (آزاد) کہا۔

بارہواں طبقہ : صحابہ کے وہ لڑکے ، بچے جو حیات نبی (ص) میں پیدا ہوئے جیسے محمد ابن ابی بکر وغیرہ۔

اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں چنانچہ چاروں مذاہب تمام صحابہ کی

روایات کو بغیر تردد کے قبول کرتے ہیں اور اس حدیث پر کسی بھی تنقید و اعتراض کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔

جب کہ آپ کو ان (اہل سنت والجماعت) میں جرح و تعدیل کرنے والے افراد بھی ملیں گے جنہوں نے احادیث

کی تحقیق اور چہان بین کے سلسلہ میں محدثین اور رواۃ پر تنقید کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۔ لیکن جب وہ

کسی صحابی تک پہنچتے ہیں، خواہ کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو، وفاتِ نبی (ص) کے وقت اس کی عمر

کچھ بھی رہی ہو تو فوراً توقف کرتے ہیں اور اس کی روایت پر کسی قسم کی تنقید نہیں کرتے خواہ وہ حدیث

عقل و نقل کے خلاف اور شکوک سے لبریز ہو۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ صحابہ تنقید اور جرح سے پاک ہیں وہ

سب عادل ہیں!

قسم اپنی جان کی یہ تو زبردستی کی بات ہے جسے عقل نہیں قبول کرتی اور طبیعت پر گراں گزرتی ہے اور نہ ہی

علم اس کو ثابت کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آج کے ذہین نوجوان اس مضحکہ خیز بدعت کو قبول کریں گے۔

اس بات کو ، کوئی نہیں جانتا کہ اہل سنت والجماعت نے یہ عجیب و غریب اور روح اسلام سے الگ افکار کہاں

سے لئے ہیں۔

اے کاش میں جانتا، اے کاش ان میں سے کوئی مجھے کتابِ خدا ، سنت رسول (ص) ، منطقی دلیل کے ذریعہ

صحابہ کی خیالی عدالت سمجھا دیتا!

لیکن ہم ان کی پوچ راہوں کا انحراف اور کجی سمجھ گئے ہیں، آنے والی فصل میں اس کی تشریح کریں

گے۔ محققین پر لازم ہے کہ وہ اپنی جگہ بعض ایسے اسرار سے پردہ ہٹائیں جو آج تک جرات و شجاعت کے دھنی

کے محتاج چلے آ رہے ہیں۔